

پیشروان اسلام

ذکر و ذکر کے معنی و اہمیت



مکتبہ اہل حق ایڈمنسٹریشن پاکستان
لاہور بہارِ نوری پور مسئلہ نوری

زکوٰۃ کے موضوع پر لا جواب تحریر



حضرت مولانا مفتی محمد رفیع الدین صاحب علیہ الرحمہ

مترجم محمد شعیب قادری

مجمیعت اشاعت اہل سنت پاکستان
نور محبت کاغذی بازار میٹھا درگاہی

درود پاک کے فضائل

جذب القلوب میں مندرجہ ذیل فوائد بیان کئے گئے ہیں۔

- (۱) ایک بار درود پاک پڑھنے سے دس گنا معاف ہوتے ہیں وہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ دس درجے بلند ہوتے ہیں۔ دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔
- (۲) درود پاک پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔
- (۳) درود پاک پڑھنے والے کا گناہ جنت کے دروازے پر منہ پھٹنے کے گناہ سے مبارک کے ساتھ چھو جائے گا۔
- (۴) درود پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب سے پہلے آئے گا۔ یہاں تک کہ اس کا کئی ہائے گا۔
- (۵) درود پاک پڑھنے والے کے سارے کاموں کے لیے قیامت کے دن ضرورت پڑھنے والی (دور) دار) ہو جائیں گے۔
- (۶) درود پاک پڑھنے سے دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔
- (۷) درود پاک پڑھنے والے کو پچھلی میں آگائی ہوتی ہے۔
- (۸) جس مجلس میں درود پاک پڑھا جائے اس مجلس میں موت سے بچ جاتا ہے۔
- (۹) درود پاک پڑھنے سے سیدہ ام کلثومؓ کی رحمت فی ہر لمحہ ہوتی ہے۔
- (۱۰) رسول اللہ ﷺ خود درود پاک پڑھنے والے سے رحمت فرماتے ہیں۔
- (۱۱) قیامت کے دن سیدہ ام کلثومؓ کا جسم گواہ ہوگا کہ وہ درود پاک پڑھنے والے سے رحمت فرماتے ہیں۔
- (۱۲) فرشتے درود پاک پڑھنے والے کے ساتھ رحمت کرتے ہیں۔
- (۱۳) فرشتے درود پاک پڑھنے والے کے درود شریف کو سنے کی تمنا سے چاہی کے گناہوں پر گھٹتے ہیں۔

- (۱۴) درود پاک پڑھنے والے کا درود شریف فرشتے دربار رسالت میں لے جا کر پیش عرض کرتے ہیں۔
- (۱۵) یہاں رسول اللہ ﷺ ان کے لیے حضور کے دربار میں درود پاک کا حق حاضر کیا ہے۔
- (۱۶) درود پاک پڑھنے والے کا گناہ تین دن تک فرشتے نہیں لکھتے۔



فہرست

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۴	انتساب	۱
۵	تقریظ	۲
۷	زکوٰۃ دینے کے فضائل	۳
۷	زکوٰۃ نہ دینے پر وعیدیں	۴
۱۳	زکوٰۃ کو تصدیق	۵
۱۳	زکوٰۃ واجب ہونے کی شرطیں	۶
۱۷	مال زکوٰۃ کی اقسام	۷
۱۷	زکوٰۃ کی شرح ادا ہوتی ہے اور کس طرح نہیں	۸
۱۹	سوائے جائیداد مال تجارت کی زکوٰۃ کا بیان	۹
۱۹	زکوٰۃ فقیر مسکین پر نفی صدقہ اوصالیٰ نہ دے	۱۰
۲۱	سوائے مال زکوٰۃ کا بیان	۱۱
۲۱	اونٹ کی زکوٰۃ	۱۲
۲۷	گائے بچیس کی زکوٰۃ	۱۳
۲۳	بیڑہ بکری کی زکوٰۃ	۱۴
۲۳	زکوٰۃ کن لوگوں کو دی جائے	۱۵
۲۸	سوال کے حلال ہے اور کسے نہیں	۱۶
۲۹	صدقہ و فطر کا بیان	۱۷
۳۰	صانع کا وزن	۱۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

نام کتاب	: زکوٰۃ کی اہمیت
مصدقہ	: مفتی اعظم پاکستان، حضرت علامہ مولانا مفتی وقار الدین صاحب علیہ الرحمہ
مرتب	: مولانا محمد شعیب قادری صاحب
شیخات	: ۳۲ صفحات
تعداد	: ۲۰۰۰
مفت سلسلہ اشاعت	: ۱۱۵
اشاعت	: اکتوبر ۲۰۰۳ء، شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ

ابتدائیہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلیٰ الودائع والصلوٰۃ
زیر نظر کتابچہ "جمعیت اشاعت الہدایت پاکستان" کے تحت شائع ہونے والے سلسلہ
مفت اشاعت کی ۱۱۵ ویں کڑی ہے۔ زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم رکن ہے جس کی اہمیت اور مسائل سے
اکثر مسلمان ناواقف ہیں۔ مولف محمد شعیب قادری نے زیر نظر رسالہ میں زکوٰۃ کے فضائل و مسائل
تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ امید ہے کہ جمعیت کی سابقہ کاوشوں کی طرح یہ کاوش بھی ان
شاء اللہ تعالیٰ قارئین کرام میں پسندیدگی کی نظر سے دیکھی جائے گی۔

ادارہ

انتساب

وَسُحَدَّاهُ وَفَضَّلَى رَسُولَهُ الْكَرِيمُ
أَقْبَلُ بَعْدَ ! فَيَقْرَأُ تَابِعَتْ زَكَاةً كِ اِهْمِثْ
كُو بِسَبْرٍ طَائِفَتِ وَلِي نَمِثْ حَضَرَتْ قَبْلُ
مُحَافِظَ شَامِي مَصْلَحَ الدِّينِ
مُصْلِحِي قِ وَدَرِي رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
كِ ذَاتِ وَالْأَمْثَلِ سَعَى مُسَوِّبِ كِتَابِ
جَمِيعِ كِي مَدْعَايِ يَوْمِ هِي كِي وَجِبْ سَعَى
اِسْ كِتَابِ كُو مَرْتَبِ كَر سَا جِي۔

علام مصلح الدین
محمد شعیب قادری غفرلہ

تقریر

نَحْمَدُهُ وَفَضَّلَى عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
میں نے محبت محمد شعیب قادری کا بیج
محرمہ مسائل زکوٰۃ پر ششماں یہ سالہ دیکھا
اس کے مسائل میں اللہ تعالیٰ مولف
کو بہت عطا فرمائے اور مسلمانوں
کو اس کی توفیق۔

اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت میں مال
و عملی تعاون کرنے والے حضرات کو دنیا و
آخرت میں جزا عطا فرمائے۔ آمین!

فقیر محمد وقار الدین غفرلہ
مفتی دارالعلوم امجدیہ کراچی
سر شعبان اعظم رحمہ اللہ

زکوٰۃ دینے کے فضائل

فتہ ان کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ ۝

ترجمہ :- اور صلاح یہ ہے جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ ایک اور جگہ ارشاد خداوندی

$$= \frac{1}{2} \frac{d}{dt} \left(\frac{1}{2} \frac{d}{dt} \right)$$

وَمَا اتَّخَذْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فُتُوًّا يُخْلِِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝

ترجمہ: اور جو کچھ تم قرآن مجید کے وحی اللہ تعالیٰ کی جگہ اور دے گا اور وہ سب
روزی سے والا ہے۔ ایک جگہ فرمان خداوندی ہے۔

فَقَالَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ أَهْلَ الْعَذَابِ سَبِيلَ اللَّهِ لَمَّا جَاءَ الْيَوْمَ أَقْبَرُ مِنْكُمْ
سَبْعَ مِثَالٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ جُنُودًا فَجَاءَهُ يَوْمَ اللَّهِ يَتَّبِعُهُ الْمُتَكَبِّرُونَ
يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كِبَارُ الْعُمْرِ وَلَا شِعْرُهُمْ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ
وَمَا أَكْفَأَهُمُ امَّا أَتَى عَلَى الْإِنسَانِ نَسْأَهُمْ لِمِصْرَعٍ فَذُوقُوا الْعَذَابَ
عَلَيْكُمْ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ تَوْحِيدَ اللَّهِ
وَعَسَى أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ

ترجمہ ۱۸۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی کہادت اس
 دانکہ ہے جس سے سات ماہیں ہر سال سے شوق والے اور اللہ تعالیٰ سے چاہتا ہے
 زیادہ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ وسعت والا اور بڑا علم والا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ
 کی راہ میں اسے مال خرچ کرتے ہیں، پھر خرچ کرنے کے بعد اسے امان جانتے ہیں۔

نہ اذیت دیتے ہیں۔ اُن کے لئے ان کا کُلاؤں اب ان کے رب کے حضور ہے اور وہ ان پر کچھ خوف ہے اور وہ غمگین ہوں گے۔ ابھی بات اور حضرت اس حدیث سے بہتر ہے جس کے بعد اذیت دینا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ ہی پروردگارِ مہم والا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی ہے شرک اللہ تعالیٰ نے اس سے شروء و فرادیا۔ بزبانے علقمہ سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا اتبا اہل اسلام قبل ہونایا سے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو۔

زکوٰۃ نہ دینے پر وعیدیں

۱۔ زکوٰۃ ایک قسم کا دین و ایمان کا انشراح اسلام سے ہے۔ ولہذا قرآن عظیم میں اس کی جگہ گرامر کے ساتھ رکھی جا کر فرمایا۔ اور طرح طرح سے بندوں کو اس اسم قرآن میں کرب طرب بلایا صحت فرمایا کہ یتقوا اللہ الذی لا اولاد و یزنی العبد قبت لزوجہ۔ مثلاً ہے اللہ تعالیٰ سو سو کو اور شہادت ہے عزت کو۔ بعض دفعوں میں یہ کلمہ جس طرح سے نام لیا کہ جس طرح سے پیدایا ہو جائے میں کہ پیشی اٹھان کو اور رک دیتے ہیں۔ اہم تکرار ان سے زراعت کے گام کیسے پرے سے آنا کہ ہو جائے گا پر عاقل جو شہنشاہ کو تارنا سے کہ ان کے چھوٹے سے۔ یہ نو بہاں ہلہلہا کہ درخت بنے گا درخت یوں کی سی ہو کر رہا ہے گا یہی حساب زکوٰۃ کے مال سے۔

حدیث :- میں نے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما خالطت الصدقة اموال الزنوة مالا الا فسدته ترجمہ :- زکوٰۃ کا مال جس مال میں زکوٰۃ کا تباہ کر دے گا۔ وہ مال الفاسد والبقی عن ام المؤمنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

دوسری حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

ما تلت مال فیہ و لا یجوز الا یحس الزکوٰۃ

تنگی دہری میں جو مال نہ ہو اسے وہ زکوٰۃ نہ دینے کی تلافی ہونا ہے۔

اخر جہ الطہرات فی الاوسط عن ابی ہریرۃ عن امیر المؤمنین عبید اللہ بن ابی جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

تیسری حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

من ادى زکوٰۃ ما لہ فقد اذهب اللہ شیئاً من ایتہ الکی زکوٰۃ

کوئی جو شے اللہ تعالیٰ نے اس مال کا شر اس سے دور فرمایا اخر جہ اس خیرینہ تک صحیحہ والطہرات فی الاوسط والحاکم فی المستدرک عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

چوتھی حدیث میں ہے حضور اعلیٰ صلوٰۃ اللہ تعالیٰ وسلم سلام علیہ فرماتے ہیں:-

جفتوا اموالکم بالزکوٰۃ و ردوا و احواضکم بالصیۃ و ردوا

کو مضبوط ملکوں میں کر لو زکوٰۃ دے کر اور اپنے پیاروں کا علاج کرو خیرات سے

دواۃ الوداد فی مراسلہ عبد الحسن و الطہرات و البیہقی وغیرہما عن

جماعتہ من الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اسے عزیز یک بے عقل

گھوڑا کو دیکھ کر تم کھڑکھڑا کر پاس نہیں ہوتا پھر لڑاؤقت و حق دام سے حاصل کرنا اور

اسے زمین میں ڈال دیتا ہے۔ اس وقت تو وہ اسے خاک میں ملا دیتا ہے مگر امید

لگی ہے کہ خدا پارسے تو یہ کو نہایت کچھ پانا ہو جائے گا۔ نتیجہ اس گناہگار کے برابر

یہی مقل نہیں یا میں تم پر ظاہری اسباب پر کبر و سر ہے اپنے مالک جوق و علا کے

اور شاید اتنا اطمینان لگی نہیں کہ اپنے مال بھٹانے اور ایک ایک دانہ کا ایک ایک

پڑ جائے گا زکوٰۃ کا نتیجہ نہیں ڈالتا وہ فرماتا ہے زکوٰۃ دو تہارا مال بڑھے گا۔ اگر دل

میں اس خیران پر یقین نہیں جب تک کہ کافر ہے ورنہ جیسے دیکھا تو کون کہ اپنے

یقین نفع دہی و دوزخ کی کسی بیماری تبارت چھوڑ کر دونوں جہانوں کا نقصان مول لیتے

حدیث ۱۱۔ میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان

تسام اسلام مکدان نو و دوا زکوٰۃ اموالکم

ترجمہ۔ تہا سے اسلام کا پورا پورا ہو جائے کہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو

رواہ البزار عن علقمہ۔

حدیث ۱۲۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ میں کان دھوں

باللہ و سواہ فلیس و نہ حکوۃ مالہ۔ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کسی اور کو مال سے لازم ہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے۔ رواہ الطہرات

فی البیہقی عن عبد الرحمن بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حدیث ۱۳۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پاس

میں اپنا دھری ہو لو اگر اس کی زکوٰۃ دے نہ قیامت کے دن اس نہروں میں کی تفتیش بنا

وہ ہمیں کی آگ میں تپائے گا پھر اس سے اس شخص کی پینٹا اور کٹ اور پیٹ پر داغ

دیکھے گا جب وہ تفتیش غرضی ہو جائے گی پھر اس میں تپائیں گے۔ قیامت کا دن کیا

بڑا برسر کا ہے جو کچھ کرنے میں ہے۔ یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ہو چکے۔

حدیث ۱۴۔ جو لوگ جوڑتے ہیں سوزنا پادری اور اسے خدا کے راہ میں نہیں

اٹھاتے پھر زکوٰۃ ادا نہیں کرتے انہیں لاشرت دے دکھا کہ مالک ہیں دن تپا جائے گا

و د سوزنا پادری ہمیں کی آگ سے ہے پس داغی جائے گی اس سے انکی پیشانیاں اور کفیں

اور پیشیں پر یہ جوڑنے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا اب کچھ سوز اس جوڑنے کا پھر اس

داغ دینے کو نہیں سمجھے کہ کوئی پکا لگا دیا جائے گا یا پیشانی و پشت و پہلو کی جڑیں نکالیں

ہوگی۔ بلکہ اس کا لاجی حدیث سے ٹکائیے۔

حدیث ۵۔ سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ان مجھے
پستان پر وہ ہنچ کا گرم پتھر کہیں گے کہ سید تو ذکر شان سے نکل جائے گا اور شانہ
کی ہڈی پر کہیں گے کہ ہڈیاں تو ترسانہ سے نکلے گا۔ **الحجۃ النبیان عن**
الاحنف بن قیس اور فرمایا میں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے
سنا کہ چھ تو ذکر کر دے گئے گا کہ اسے ذکر کر پیشانی سے رواہ مسلم اور اس کے
ساتھ اور بھی ایک کیفیت مل رکھئے

حدیث ۶۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
کوئی روپیہ دوسرے روپیہ پر نہ مکھا جائے نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی سے چھو
جائے نہ جگہ زکوٰۃ نہ دینے والے کا جسم تاثر ہو جائے گا کہ لاکھوں کروڑوں چروکا
ہوں تو ہر روپیہ چلا داغ دے گا۔ **رواہ الطبرانی فی الکبیر۔**

اسے علی بن کثیر اور رسول کے فرماں کو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔
بزار کسی کی مدت میں رہا نگاہ مصیبتیں بھیگی آسمان مانتا ہے۔ **رواہ ابن کثیر**
ایک آدمی روپیہ گن کر کے بدن پر رکھ دیکھ بھر کہاں یہ گئی کہاں وہ گئی کہاں
یہ ایک ہی روپیہ کہاں وہ ساری عمر کا چوڑا بھلا مال۔ کہاں یہ سوٹ بھگا کہ کہاں وہ
بڑھو بڑسی کی آفت کہاں یہ بلا کا چکر کہاں وہ ہڈیاں تو ذکر کر رہے ہوں والا مطلب
اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت بخشنے آمین۔

حدیث ۷۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص اپنے مال
کی زکوٰۃ دے گا وہ مال روز قیامت گئے اُرد سے کی شکل بنے گا اور اس کے گلے میں حق
ہو کر پڑے گا پھر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتاب اللہ سے اس کی تعلیم
کی تھی کہ رب عود میں فرماتا ہے۔ **سبطہ حقون ما یخلفوا بہ یوم القیامۃ** جس
پیر میں بتل کر ہے جس قریب ہے کہ طوق بنا کر ان کے گلے میں ڈال جائے قیامت

کے دن۔

حدیث ۸۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اُردو حاتم
کھول کر اس کے کچھ دوڑے گا یہ بھاگے گا اس سے فرمایا جانے گا۔ اپنا وہ خزا
کہ چھپا کر رکھا تھا کہ میں اس سے ٹکی ہوں جب دیکھے گا کہ اس اُردو سے کہیں
بچاؤ نہیں یا پھر اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے دے گا وہ ایسا چائے کا جیسے نہ
اذن چلا ہے۔ **رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

حدیث ۹۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب وہ
اُردو اس پر دوڑے گا یہ پوچھے گا کہ کوئی ہے کہے گا میں تیرا وہ بے زکوٰۃ مال ہوں
خونچو ذکر کر انتہا جب یہ دیکھے گا کہ وہ جھیلے ہی جا رہا ہے۔ ہاتھ اس کے منہ
میں دے دے گا وہ چوچائے گا پھر اس کا سارا بدن چاڑھ لے گا۔ **الحجۃ البزادہ**
والطبرانی فی المعجم ص ۱۰۱ وجہاں عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۱۰۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ اُردو
اس کا منہ اپنے منہ میں لے کر کہے گا میں تیرا مال ہوں تیرا خزانہ ہوں۔ **رواہ بخاری**
والنسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۱۱۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں غیہ بزرگ
نگے جھوکے ہوئے کی کیفیت ذاتِ شاہی کے کھٹکائی کا ہاتھوں میں لایا جسے تو گروں
سے اللہ تعالیٰ سخت حساب سے گا و راہیں درد ناک خذاب دے گا **رواہ الطبرانی**
عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۱۲۔ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں زکوٰۃ نہ دینے
والا حق ہے۔ **زبانِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔**

حدیث ۱۳۔ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ

قلیل علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور کھانے والے اور اس پر مگر بھی کر کے والے پر اور اس کا فائدہ کھنے والے زکوٰۃ نہ دینے والے ان سب کو قیامت کے دن ملعون بتایا رواہ الاصبہانی۔

حدیث ۱۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت کے دن تو گھر والے لئے حقہ جوں کے ہاتھ سے خراب ہے۔ محتاج عرض کریں گے اسے رب ہمارے انہوں نے ہم سے وہ حقوق جو تھے ہمارے لئے ان پر فرض کئے تھے خدا نہ دیتے۔ اللہ عزوجل فرمائے گا کہ مجھے تم سے اپنے حق و مال لے لے کہ تمہیں اپنا قرب عطا کروں گا۔ اور انہیں دور رکھوں گا۔ رواہ الطبرانی المعجم ص ۱۸۱۔

حدیث ۱۵۔ اسطور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگ دیکھے جن کے آگے پیچھے لنگھتوں کی طرح کچھ جیتے تھے اور جنہوں کی کمر چھوڑ دینے پر اور سخت کلاوی جاتی پر لگنا جس پر پاؤں کی طرح چرتے پھرتے تھے جبریل امین علیہ السلام نے پوچھا کہ کون لوگ ہیں۔ عرض کی یہ زکوٰۃ نہ دینے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان سے پتلا سلیم نہیں کیا اللہ تعالیٰ بہت مدوں پر ظالم نہیں فرماتا۔ رواہ البیہقی ص ۱۸۱۔

حدیث ۱۶۔ دو مرتبہ حضرت والا میں سونے کے کنگی پہنے حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی زکوٰۃ دینی ہو، عرض کی ہم عیسٰی فرمایا کیا جانتی ہو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آگ کے کنگی پہناتے عرض کی نہ فرمایا تو زکوٰۃ دو۔ **حدیث ۱۷۔** ایک لی لی چاندنی کے پتے پہننے فرمایا ان کی زکوٰۃ دینی ہو انہوں نے کچھ انکار کیا فرمایا تو کچھ جہنم سے جانے کو کہتے ہیں۔ رواہ ابو داؤد الراؤطی ص ۱۸۱۔

حدیث ۱۸۔ اسطور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں زکوٰۃ نہ دینے والا قیامت کے دن دوزخ میں ہوگا۔ رواہ الطبرانی المعجم ص ۱۸۱۔

حدیث ۱۹۔ سرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوزخ میں جاتے گا وہ تو گھر چاہنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کا حق و ادب نہیں کرتا۔ عرض زکوٰۃ نہ دینے کی جائزہ دے آیتیں وہ نہیں ہیں کہ آپ آگے نہ دیتے والے کو جزا ہا سال ان سخت عذاب میں گرفتاری کا کیا سبب کہنی چاہئے کہ ضعیف الیمان انسان کی کیا جان اگر پہلا دوزخ ڈال جائے تو سمر ہر گز عذاب میں مل جائیں پھر جس سے بڑھ کر حق کون کہ اپنا مال جو منہ سچے نام کی خیرات میں صرف کرے اور اللہ عزوجل کا فرض اور اس بادشاہ قہار کا دھاری فرض کروں پر رہنے دے یہ شیطان کا بڑا دھوکہ ہے۔ کہ آدمی کو یہی کہے روئے میں ہلاک کرنا ہے۔

مسائل فقہیہ

زکوٰۃ شریعت میں اللہ تعالیٰ کے لئے مال کے ایک حصہ کا جو شرع نے مقرر کیا ہے۔ مسلمان فقیر کو ایک قرار دینا ہے اور وہ فقیر شامی ہونا یا شامی کا آزاد کردہ غلام۔

مسئلہ ۱۔ زکوٰۃ فرض ہے۔ اس کا نیکو کار دینے والا فاسق اور قبیح یا سختی اور ادا نہیں کرنا یا غیر کرنا والا گناہ کار مرد و اناشہ ہے۔

مشترک نظر۔ مسئلہ ۲۔ زکوٰۃ واجب ہونے کے لئے چند شرطیں ہیں۔

(۱) مسلمان ہونا (۲) بالغ ہونا (۳) عاقل ہونا (۴) آزاد ہونا (۵) مالک نصاب ہونا (۶) پورے طور پر مالک ہونا (۷) مالک نصاب فرض سے فارغ ہونا (۸) نصاب کا حاجت اعلیٰ سے فارغ ہونا (۹) مال کا نامی ہونا (۱۰) سال گذرنا (۱۱) مسلمان ہونا یا مالک ہونا پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ اگر کوئی کا فرض مالہ ہوا تو اسے یہ حکم نہ دیا جائے گا کہ گھر کے لئے کی زکوٰۃ ادا کرے۔

۲۔ بالغ ہونا:۔ نابالغ پر زکوٰۃ واجب نہیں۔
 ۳۔ عاقل ہونا:۔ مجنون پر زکوٰۃ واجب نہیں جب تک جنون پورے سال کو گھیرے اور اگر سال کے اعلیٰ و اخص میں اچھا ہو جاتا ہے یا پچھلے سال میں اچھا نہ ہو تو زکوٰۃ واجب ہے اور جنون اگر سال بویہ جنون ہی کی حالت میں بلوغ ہو تو اس کا سال ہو کوش آنے سے شروع ہوگا۔ لوہی اگر جنون عارضی ہے مگر پورے سال کو گھیرا تو جب افاقہ ہوگا اس وقت سے سال کی ابتداء ہوگی۔
 ۴۔ آزاد ہونا:۔ غلام پر زکوٰۃ واجب نہیں۔
 ۵۔ مالک نصاب ہونا:۔ نصاب سے کم ہے کہ زکوٰۃ واجب نہیں۔ یعنی جتنے مال پر شریعت نے زکوٰۃ مقرر کیا ہے اس سے کم مال کا مالک ہے زکوٰۃ واجب نہیں۔

۶۔ نصاب کا دین سے فارغ ہونا:۔ نصاب کا مالک تو ہے مگر اس پر اخادین ہے کہ دین ادا کرنے کے بعد نصاب نہیں رہتا تو زکوٰۃ واجب نہیں جاپے دین بندہ کا ہو (جیسے قرض۔ زکوٰۃ کسی چیز کا مالان) چاہے خدا کا (جیسے زکوٰۃ خراج) مثلاً کوئی شخص صرف ایک نصاب کا مالک ہے اور دو سال گزر گئے کہ زکوٰۃ نہیں دی تو صرف پچھلے سال کی زکوٰۃ تو اس پر دین ہے اس کے نکالنے کے بعد نصاب باقی نہیں رہتا لہذا دوسرے سال کی زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ مسئلہ:۔ جو دین معیادی ہو وہ زکوٰۃ سے نہیں روکتا چوں کہ عاداتاً دین ہر سال مطالبہ ہوتا لہذا اگرچہ شوہر کے ذمہ کتنا ہی دین نہ ہو جو واجب وہ مالک نصاب ہے تو زکوٰۃ واجب ہے۔

۷۔ مسئلہ:۔ دین اس وقت زکوٰۃ سے روکتا ہے جب زکوٰۃ واجب ہونے سے پہلے ہو۔ اور اگر نصاب پر سال گزرنے کے بعد دین ہو تو زکوٰۃ پوری ہو کر زکوٰۃ دینی ہوگی۔
 ۸۔ نصاب کا حاجت اصلیت سے فارغ ہونا:۔ جو مال حاجت اصلیت کے علاوہ ہو اس میں زکوٰۃ واجب ہے جب کہ وہ نصاب کے برابر ہو۔ حاجت اصلیت:۔ یعنی زندگی بسر کرنے میں جس چیز کی ضرورت ہو اس میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ جیسے رہنے کا مکان جائزہ۔ گرمیوں میں پہننے کے کپڑے۔ خانہ داری کے سامان۔ سوار کی جانور۔ آلات۔ پیشہ وروں کے اوزار۔ اہل علم کے لئے حاجت کی کتابیں۔ کھانے کے لئے غلہ۔

۹۔ مال کا نامی ہونا:۔ مال کا نامی ہونا یعنی بڑے دارِ خواہ حقیقہ بڑھے یا کمزار یعنی اگر بڑھنا چاہے تو بڑھائے یعنی اس کے پاس ٹاس کے نائب کے جیسے نہ ہو۔ ہر ایک کی دو صورتیں ہیں وہ اس لئے پیدا ہی کیا گیا ہوا ہے خلق

۱۰۔ پورے طور پر مالک ہونا:۔ پورے طور پر مال کا مالک ہو یعنی اس پر قبضہ بھی ہو پھر زکوٰۃ واجب ہے ورنہ نہیں۔

۱۱۔ مسئلہ:۔ جو مال گم ہو گیا یا دیا میں گیا یا کسی نے چھین کر لیا اور اس کے پاس نصیب کے گویا نہیں یا جھگڑ میں دھن کر دیا تھا اور وہ نہیں دیا کہ کہاں دھن کیا تھا یا لٹا جان کے پاس امانت رکھی تھی اور یہ یاد نہ رہا کہ کہاں دھن لے کر لے کر دیا اور اس کے پاس گواہ نہیں چھڑے مال مل گیا۔ تو جب تک نہ ملا تھا اس زمانہ کی زکوٰۃ واجب نہیں۔ اگر ایسے پر دین ہے جو دین کا اقرار کرتے مگر ادا نہیں دیکر مٹا ہے یا نادر ہے یا قاضی کے پاس اس کے مفلس ہونے کا حکم ہو چکا ہے یا دوسرے مگر اس کے پاس گواہ موجود ہیں تو جب مال ملے گا گذرے ہوئے سالوں کی زکوٰۃ واجب ہے۔ رشی مسیوین کی زکوٰۃ نہ قرین پر ہے اور نہ راہین پر اور ربن چھڑانے کے بعد بھی ان برسوں کی زکوٰۃ واجب نہیں۔

کہتے ہیں جیسے سونا چاندی کہ یہ اس لئے پیدا ہوتے ہیں کہ ان سے چیزیں خرید جائیں یا اس لئے مخلوق تو نہیں مگر اس سے یہ بھی حاصل ہوتا ہے کہ اسے فعل کیے ہیں، سونے چاندی کے علاوہ سب چیزیں فعل نہیں کہ تجارت سے سب میں نمو ہوگا۔
۱۰۔ سال گنہ نماز۔ سال سے مراد قمری سال ہے۔ یعنی چاند کے مہینوں سے بارہ مہینے شروع سال اور آخر سال میں نصاب کامل ہے۔ بخیر و بریا میں نصاب کی کمی ہوئی تو یہ کیلئے اثر نہیں مگر یہ یعنی زکوٰۃ واجب ہے۔
زکوٰۃ تین قسم کے مال پر ہے۔

(۱) اٹھن یعنی سونا چاندی۔ (۲) مال تجارت (۳) سامان یعنی چراہی پر چھوڑے جانور۔

سونے چاندی میں مطلقاً زکوٰۃ واجب ہے جب کہ بقدر نصاب ہوں۔ اگر یہ ذبح کر کے رکھے ہوں۔ یا استعمال میں ہوں۔ تجارت کرے یا نہ کرے۔ اور ان کے علاوہ باقی چیزوں پر زکوٰۃ اس وقت واجب ہے کہ تجارت کی نیت ہو یا چلنے پر چھوڑے جانور۔

مسئلہ۔ موتی اور جواہرات پر زکوٰۃ واجب نہیں اگرچہ ہزاروں کے ہوں۔ یا اگر تجارت کی نیت سے لئے تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔

مسئلہ۔ جو شخص نصاب کا مالک ہے اگر درمیان سال میں پہلے درمیان بڑھا تو اس بڑھے مال کا سال انگ نہیں بلکہ پہلے مال کا تمام سال کے لئے ہی ختم سال ہے۔ اگرچہ سال بڑھا ہونے سے ایک ہی منٹ پہلے حاصل ہوا ہو۔

مسئلہ۔ زکوٰۃ دیتے وقت یا زکوٰۃ کے لئے مال ایک کرتے وقت زکوٰۃ کی نیت کا ہونا ضروری ہے۔ نیت کے یہ معنی ہیں کہ اگر پوچھا جائے تو بلا تامل بتا کر کہ زکوٰۃ ہے۔

مسئلہ۔ سال ہر یک تجارت کرنا یا اس کے بعد نیت کی کہ جو کچھ دیا ہے وہ زکوٰۃ ہے۔ اس طرح زکوٰۃ ادا نہ ہوئی۔

مسئلہ۔ زکوٰۃ کامل یا ناقص پر رکھا تھا کہ قیعوں نے لوٹ لیا تو زکوٰۃ ادا ہوگئی اور اگر ناقص سے گر گیا اور قیعوں نے اٹھایا یا اگر یہ اسے چھینا ہے اور راضی ہو گیا اور مال پر یاد نہ تھا تو ادا ہوگیا۔

مسئلہ۔ زکوٰۃ کاروبار پر مردہ کی چیزیں تکلیفیں رکھیں (ذبح یا مسجد کی تعمیر میں نہیں لگا سکتا) کہ اس میں فقیر کو مالک کر دیتا نہیں یا اگر ان چیزوں میں خرچ کر دینا چاہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ فقیر کو مالک کر دیں یہ فقیر خرچ کرے تو اس پر وہ مال کو ہوگا۔

حلیہ شریعت میں آیا ہے اگر سو انھوں میں صدقہ لکھنا تو سب کو دینا یا اگر سب کے لیے واجب دینے والے کو اور اس کے اجر میں کچھ نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ زکوٰۃ دینے میں اس کی ضرورت نہیں کہ فقیروں کو زکوٰۃ کہہ کر دے بلکہ صرف زکوٰۃ کی نیت کا کافی ہے یہاں تک کہ اگر کوئی اور لفظ جیسے دے یا فقیروں کے لئے مٹھائی کھانے کو یا نہیں عید کرنے کو کہہ کر دیا اور خود نیت زکوٰۃ کی نہ کی تو بھی ادا ہو جائے گی۔ بعض مخالف ضرورت مند زکوٰۃ کاروبار نہیں لیتے انہیں زکوٰۃ دینے میں زکوٰۃ کا لفظ نہ ہے۔

مسئلہ۔ ایک ہزار کا مالک ہے اور دوسرا کی زکوٰۃ دی اور نیت یہ ہے کہ سال کا تمام مال اگر ایک ہزار اور ہو گئے تو یہ اس کی ہے۔ ورنہ آئندہ سال میں محسوب ہوگی تو یہ جائز ہے۔

مسئلہ۔ اگر شک ہے کہ زکوٰۃ دی یا نہیں تو اب دے۔

مسئلہ۔ زکوٰۃ دینے کے لئے وکیل بتایا اور وکیل کو یہ نیت زکوٰۃ

مال دیا مگر مکمل نہ فقیر کو دیتے وقت نیت نہیں کی اور اہو گئی تو نہی زکوٰۃ کہاں دینی کو
دیا کہ وہ فقیر کو دے دے اور ذی کو دیتے وقت نیت کی نہی تو یہ نیت کافی ہے۔
مسئلہ - وکیل کا اختیار ہے کہ مال زکوٰۃ اپنے لئے یا مالک کو دے دے
جب کہ یہ فقیر ہوں۔ اور لڑکا اگر تامل ہے تو اسے دینے کے لئے خود اس وکیل
کا فقیر بننا بھی ضروری ہے۔ مگر ان کی بی بی یا اولاد کو اس وقت دے سکتا ہے جب
مولک نے ان کے سوا کسی خاص شخص کو دینے کے لئے نہ کہید یا خود مرزا نہیں نہیں
دے سکتا۔

مسئلہ - وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ خود لے لے، ہاں اگر زکوٰۃ دینے والے
نے یہ کہید یا ہو کہ جس جگہ جا جو صورت کر دے تو لے سکتا ہے۔
مسئلہ - زکوٰۃ کے وکیل کو یہ اختیار ہے کہ بغیر اجازت مالک دوسرے کو
وکیل بنا دے۔

مسئلہ - مالک کر دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ فقیر فقیر کو زکوٰۃ کی نیت
کے کھانا کھانا یا زکوٰۃ ادا نہ ہوگی اس لئے کہ یہ مالک کر دینا نہ ہوا۔ ہاں اگر مالک
دے دے کہ کھائے یا لے جائے تو ادا ہو گئی تو نہی زکوٰۃ کی نیت سے کھائے دے
تو ادا ہو گئی۔

مسئلہ - مالک کرنے میں یہ بھی ضروری ہے کہ بے کو زکوٰۃ دے جب فقیر نہ
جانتا ہو یعنی ایسا نہ ہو جو جھپٹک دے یا دھوکا کھائے ورنہ ادا نہ ہوگی جیسے چھوٹے
بچے یا بالائی کو زکوٰۃ دینے سے ادا نہ ہوگی جس بچے کو اتنی عقل نہ ہو تو اس کی طرف سے
اس کا بپ جو فقیر ہو وہ فقیر نہ کرے یا اس بچے کا دوسرا یا دیگر بچہ جس کی نگاہ میں ہے
وہ فقیر نہ کرے۔

سوچ چاندی یا مال تجارت کی زکوٰۃ کا بیان

مسئلہ - سونے کا نصاب میں مشال ہے۔ یعنی ساڑھے سات تیرے او
چاندی کا دو سو درم یعنی ساڑھے باون تیرے۔

مسئلہ - سونے چاندی کے علاوہ تجارت کی کوئی چیز جس کی قیمت سونے
چاندی کی نصاب پہنچے تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ یعنی قیمت کا چالیسواں حصہ
اور اگر نصاب کی قیمت کو نصاب کو نہیں پہنچتی مگر اس کے پاس ان کے علاوہ سونا
چاندی بھی ہے تو ان کی قیمت سونے چاندی کے ساتھ ملا کر جو حد کریں اگر مجموعہ
نصاب کو پہنچا زکوٰۃ واجب ہے۔ اسباب تجارت کی قیمت سونے کی نصاب کی
قیمت سے گزرتی تو نصاب نہیں بنتی اور چاندی کی نصاب کی قیمت سے بنائیں
تو یہ چاندی ہے تو اس سے لگائی جائے جس سے نصاب پوری ہو۔ جیسے آج کل
کے ساڑھے سات تیرے سونے کی قیمت میں چاندی کی کتنی نصابیں ہوگی۔ لہذا بل
بجارت کو چاندی کی نصاب کی قیمت سے لگائیں گے

مسئلہ - سونا بھی ہے اور چاندی بھی اور دونوں میں سے کوئی بھی
نصاب کے برابر نہیں تو سونے کی قیمت کی چاندی چاندی میں ملائیں تو نصاب ہر حال
ہے۔ اور چاندی کی قیمت کا سونا سونے میں ملائیں تو نصاب نہیں ہوتا اور واجب ہے
کہ میں میں نصاب پوری ہو وہ کریں

مسئلہ - زکوٰۃ ہر نصاب خمس نصاب پر چالیسواں حصہ ہے۔ اور
مذہب صاحبین پر نہایت آسان اور عرقہ اس کے لئے نافع ہے کہ کرنی صدی دوا
۲۲ روپے سونے اور چاندی کے نصاب سے اگر کچھ زیادہ ہو تو اس کا قاعدہ
ہے کہ نصاب کا پانچواں حصہ سے کم زیادتی ہو تو اس زیادتی میں زکوٰۃ نہیں ہے

اور جب پانچواں حصہ زیادہ ہوگا تو اس میں زکوٰۃ ہوگی مثلاً جس کے پاس پے نوے سونا پے نوے روپے ہیں رتی سونا زکوٰۃ دینا فرض ہے اس کے بعد پے نوے کا پانچواں حصہ پے اٹھ زیادہ ہو یعنی نو تو پے سونا ہو جائے تو زکوٰۃ بڑھے گی اور نو تو پے سے کہ یعنی پے ۸ تو پے میں وہی زکوٰۃ ہوگی جو پے ۷ تو پے میں تھی۔ اس طرح نو تو پے کی زکوٰۃ پے ۱۰ تو پے سے کم نہ رہے گی جب پے ۱۰ تو پے ہو جائے گا تو زکوٰۃ بڑھے گی۔ اسی طرح چاندی کے نصاب میں پے ۵۲ تو پے کی زکوٰۃ ۴۰ تو پے سے کم نہ رہے گی جب ۶۲ تو پے چاندی ہو جائے گی تو زکوٰۃ بڑھے گی (فتاویٰ مشنوی)

مسئلہ۔ پیسے جب رائج ہوں اور دوسو روپے چاندی یا بیس مثقال سونے کی قیمت کے ہوں تو ان کی زکوٰۃ واجب ہے۔ اگر گرجان اٹھ گیا ہو تو جب تک جواز کے لئے نہ ہوں زکوٰۃ واجب نہیں (فتاویٰ مشنوی)

مسئلہ۔ نوٹ کی بھی زکوٰۃ واجب ہے جب تک ان کا راج اور جملن ہو کہ یہ بھی شمس اصطلاحی ہیں۔ اور پیسوں کے حکم میں ہیں۔ سٹارٹ سے بابت اگر چاندی یا سٹارٹ سے سات تو سونے کی قیمت کے نوٹ پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اور اس کے آگے سونے چاندی کے نصاب کے قاعدہ سے۔

مسئلہ۔ مال تجارت میں سال گذر نہ پر جو قیمت ہوگی اس کا اعتبار ہے مگر شرط یہ ہے کہ شروع سال میں اس کی قیمت دوسو روپے سے کم نہ ہو۔

مسئلہ۔ جو سامان کرایہ پر دینے کے لئے خریدا گیا اس کو بھی پانچواں حصہ دے گا تو اس کی قیمت پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ اسی طرح برہہ چیمیں کو بیٹا منقصود نہ ہو بلکہ اس کے ذریعہ سے آمدنی کرنا مقصود ہو۔ اس کی قیمت پر بھی زکوٰۃ نہیں مثلاً لاکھوں کی شیشی کرایہ پر چلانے والوں کی۔ بسا اوقات کسی وغیرہ۔

سامۃ کی زکوٰۃ کا بیان

تین قسم کے جانوروں میں زکوٰۃ واجب ہے جب کہ سالہ ہوں۔ اونٹ، بکری، گائے۔ ساڑھہ، چار سال کے ہوں سال کے زیادہ تر حصے چر کر گذر کرنا ہو اور اس میں غنہ صحت و دودھ اور پیچہ لینا یا فائدہ نہ کرنا ہے۔

اونٹ کی زکوٰۃ

پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ اور جب پانچ یا پانچ سے زیادہ ہوں گے تو پانچ سے کم تو پانچ میں ایک مری واجب ہے۔ یعنی پانچ ہوں تو ایک بکری دس ہوں تو دو بکری اور عمل حد القیاس۔

مسئلہ۔ زکوٰۃ میں جو بکری دی جائے وہ سال سے کم نہ ہو۔ بکری یا بکرا چوبیس ہوں۔

مسئلہ۔ دو اٹھالوں کے درمیان جو ہوں وہ غنہ میں ہیں ان کی بکر زکوٰۃ نہیں مثلاً سات اٹھ ہوں جب بھی وہی ایک بکری۔

مسئلہ۔ چیمیں اونٹ ہوں تو ایک بنت مخاض دین (یعنی ایک سال سے کم نہ ہو) اگر اونٹنی پینتیس تک بن کر ہے۔ یعنی وہی ایک بنت مخاض دین چھتیس سے پینتیس تک بن کر ایک بنت لبون (یعنی دو سال سے کم نہ ہو) اگر اونٹنی چھالیس سے ساٹھ تک بن کر ایک بنت لبون (یعنی دو سال سے کم نہ ہو) اگر اونٹنی اسیٹھ سے چھتیس تک ایک بنت لبون (یعنی چار سال سے کم نہ ہو) اگر اونٹنی چھتیس سے نوے تک دو بنت لبون۔ اگر ان سے کم ایک سو بیس تک میں دو وقفہ اس کے بعد ایک سو پینتالیس تک دو وقفہ اور ہر پانچ میں ایک بکری مثلاً ایک سو پینس میں دو وقفہ ایک بکری اور ایک سو تیس میں دو وقفہ دو بکریاں

وعلیٰ بذالقیاس پھر ایک سو چار میں سے تین حصہ اگر اس سے زیادہ ہو تو ان میں دس اسی کر ہی جیسا شروع میں کیا تھا یعنی ہر پانچ پر ایک بکری اور پچیس میں بنت نماں چھ بکریاں میں بنت لبون یہ ایک سو چار سے تک کا مکمل ہوگا یعنی اتنے میں تین حصہ اور ایک بنت لبون پھر ایک سو چار نوے سے دس تک چار حصہ اور بیسی اختیار ہے کہ پانچ بنت لبون دے دیں۔ پھر دس کے بعد ہر بیس کا ایک سو چار سے لے کر بیس کے بعد ہے۔ یعنی ہر پانچ پر ایک بکری پچیس میں بنت نماں چھتیس میں بنت لبون پھر دس چھ اسی سے دس سو چار سے تک پانچ حصہ وصل بذالقیاس۔

مسئلہ۔ اونٹ کی زکوٰۃ میں جوا دھ کا بکر دیا جائے تو ضروری ہے کہ وہ بارہ ہونے میں نہ تادمہ کی قیمت کا اور نہ نہیں لیا جائے گا۔

گائے چھتیس کی زکوٰۃ

مسئلہ۔ تیس سے کم گائیں ہوں تو زکوٰۃ واجب نہیں۔ تیس پر پہلی ہوں تو ان کی زکوٰۃ میں ایک تیس (یعنی سال بھر کا پھل) یا تیس سال میں پھر ایک تیس ہے اور چالیس بولوں ایک تین (یعنی دو سال کا پھل) تیسہ دو سال کی پھل) (یعنی ایک تیس) میں کم ہے۔ پھر ساٹھ میں دو تیس یا تیس پھر تیس میں ایک تیس یا تیس اور چالیس میں ایک تیس اور اسی میں دو تیس وصل بذالقیاس۔

مسئلہ۔ گائے چھتیس کا ایک حکم ہے اور اگر دونوں ہوں تو ملائیں جیسے بیس گائیں اور دس تیس تو زکوٰۃ واجب ہوگئی۔ اور زکوٰۃ میں اس کا بچہ لیا جائے گا جزو زیادہ ہو یعنی گائے زیادہ ہو تو گائے کا بچہ اور چھتیس زیادہ ہو تو چھتیس کا بچہ اور کوئی زیادہ نہ ہو تو زکوٰۃ میں نہ چھتیس جزو متوسط درجہ کا ہو۔

بھیر بکری کی زکوٰۃ

چالیس سے کم بھیر بکریاں ہوں تو زکوٰۃ واجب نہیں اور چالیس ہوں تو ایک بکری اور بیس تک ایک سو بیس تک ہے۔ یعنی ان میں بھی وہی ایک بکری ہے۔ اور ایک سو اسی میں دو بکریاں اور دس ایک سو تیس بکریاں اور چار سو میں چار بکریاں پھر ہر سو پر ایک بکری اور دو دوا لیا جائے جس میں ہے اس کی زکوٰۃ سوا تین مسئلہ۔ زکوٰۃ میں اختیار ہے کہ بکری دے یا بکر اور کچھ بھی ہونے ضروری ہے کہ سال میں کم کا نہ ہو۔ اگر کم کا ہو تو قیمت کے حساب سے دیا جائے گا۔

مسئلہ۔ بھیر بکر میں دھس ہے کہ ایک قسم سے نصاب پوری نہ ہو تو دوسری قسم کو ملا کر لیں اور زکوٰۃ میں بھیر و نہ بھی دے سکتے ہیں مگر سال بھر کے ہوں۔

مسئلہ۔ اگر کسی کے پاس اونٹ، گائے، بکریاں سب ہیں مگر نصاب کسی کا پورا نہیں تو نصاب پوری کرنے کے لئے ملائے نہ جائیں گے۔ اور زکوٰۃ واجب نہ ہوں۔

مسئلہ۔ جھوڑے، گدھے، بچر اگر چرائی پر ہوں ان کی زکوٰۃ نہیں۔ ہاں اگر تجارت کے لئے ہوں تو ان کی قیمت ان کے اس کا پالیسوا حصہ زکوٰۃ میں دیں۔

زکوٰۃ کن لوگوں کو دی جائے

مسئلہ۔ زکوٰۃ کے صادرات سات ہیں۔

(۱) فقیر (۲) مسکین (۳) عامل (۴) رقیب (۵) عارم (۶)

فی سبیل اللہ (۷) ابن اسبیل۔

مسئلہ۔ فقیر وہ آدمی ہے جس کے پاس کچھ ہو مگر نہ اتنا کہ نصاب کو پہنچ جائے یا نصاب کے برابر ہو تو اس کی ممانعت اہل علم میں مستغنی ہو دیکھ رہے
لاکھان پینشن کے کچھ بڑے محدث کی لائڈی غلام پیشہ کشاؤ دار وغیرہ جو
ضرورت کی چیزیں ہیں چاہے کتنی ہی مستغنی ہوں یا اپنے دار و دار ہو کر قرض نکالنے
کے بعد بچے وہ نصاب کے برابر ہو تو فقیر ہے اگرچہ اس کے پاس ایک ٹوکریا
کئی نعلین ہوں۔

مسئلہ۔ مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور
بدن چھانے کے لئے اس کا محتاج ہے۔ کہ کوئی سے سوال کرے۔

مسئلہ۔ مسکین کو سوال حلال ہے۔ اور فقیر کو سوال ناجائز اس لئے کہ
اس کے پاس کھانے کو اور بدن چھانے کو ہے اسے بغیر ضرورت و مجبوری کے
سوال حرام ہے۔

مسئلہ۔ عامل وہ ہے جسے بلا شاہ اسلام نہ رکھو و مشرعوں
کرنے کے لئے مقرر کیا ہوا ہے کام کے لحاظ سے اتنا رہا ہے کہ اس کو اور
اس کے مددگاروں کو متوسط طور پر کافی ہو مگر اتنا نہ ہو جائے کہ وہ صرک
کے لایا یا اس کے آدھے سے زیادہ ہو۔

مسئلہ۔ رکاب سے مراد کاتب غلام کو دینا کہ اس مال نہ رکھو سے بل
کتابت دے کر اپنی کاروبار چھڑائے۔

مسئلہ۔ قدام سے مراد مدیون ہے یعنی اس پر تادین ہو کہ اسے نکالنے
کے بعد نصاب باقی نہ رہے۔

مسئلہ۔ فی سبیل اللہ یعنی اللہ کی راویں خرچ کرنا اس کی کئی صورتیں
ہیں جیسے کوئی جہاد میں جانا چاہتا ہے اور سامان اس کے پاس نہیں تو رکھو کا مال

دے سکتے ہیں اگرچہ وہ مال مسکن ہو۔ یا کوئی حج کو مال چاہتا ہے اور اس کے پاس مال
نہیں اس کو رکھو دے سکتے ہیں مگر اسے حج کے لئے سوال کرنا جائز نہیں یا طالب علم
جو علم دین پڑھتا ہے اسے بھی نہ رکھو دے سکتے ہیں۔ بلکہ یہ طالب علم سوال کر کے
بھی مال نہ رکھو دے سکتا ہے۔ جب اس نے اپنے آپ کو اسی کام کے لئے فارغ کر لیا
ہو۔ اگرچہ کمالی ہو تو بھی ہر ایک کام کے لئے نہ رکھو خرچ کرنا ہی نہیں اللہ ہے جبکہ
بطور نیک بولنے نیک رکھو اور انہی کو سکتی۔

مسئلہ۔ بہت سے لوگ نہ رکھو کا مال اسلامی مدرسوں میں بھیج دیتے
میں ان کو چاہیے کہ متولی مدرسہ کو بتا دیں کہ نہ رکھو ہے۔ بلکہ متولی اس کو مانگ رکھے۔
اور مدرسے مال میں نہ ڈالے۔ اور غریب طلباء پر خرچ کرے کسی کام کی اجرت
میں نہ دے و نہ رکھو نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ ابی اسمیل یعنی مسافر جس کے پاس مال نہ رہا وہ نہ رکھو دے سکتا
ہے اگرچہ کہ اسے مال موجود ہو مگر اتنا ہی جس سے ضرورت پوری ہو جائے۔ زیادہ
کو ضرورت نہیں۔

مسئلہ۔ نہ رکھو اور کر کے میں یہ ضروری ہے کہ جیسے ہیں اسے مالک بنا
دیں یا حاکم کافی نہیں۔ لہذا نہ رکھو کا مال مسجد میں لگانا یا اس سے مرث کو ختم دینا
یا بیت کا دینا یا اگر نیا غلام آزاد کرنا یا بی سرائی یا شکر کے شادینا نہ کرنا
کھدو دینا۔ ان چیزوں میں مستحب کرنا یا کتاب وغیرہ کوئی چیز خرید کر وقف کرنا
کافی نہیں اس سے نہ رکھو اور نہ ہوگی۔ جب تک کسی فقیر کو مال نہ دیا۔ البتہ فقیر
نہ رکھو مال کا مالک ہو جائے کے بعد خود اپنی طرف سے ان کاموں میں خرچ کرے
تو کر سکتا ہے۔

مسئلہ۔ اپنے پیش مال باپ دادا و ادوی۔ نانہ۔ نانہ وغیرہ چہن کی اولاد

میں ہے اور اپنی اولاد یعنی بیٹے، پوتے، پوتی، نواسا، نواسی وغیرہم کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ چونکہ صدقہ فطر و نذر شریعہ کا غرض بھی ایسا ہی دے سکتا ہے۔
وہ صدقہ فطر خود دے سکتا ہے۔ بلکہ بہتر ہے۔

مسئلہ۔ بیوہ، یتیم اور مستحق یا مسکینوں کے پاس یا وہ کسی اولاد یا قریبی کی اولاد کو زکوٰۃ دے سکتا ہے اور شداد و دریں میں کسی کا لفظ اس کے قدر واجب ہے۔ اسے زکوٰۃ دے سکتا ہے جب کہ لفظ میں محبوب نہ کرے۔

مسئلہ۔ بیوی شوہر کو اور شوہر بیوی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا البتہ طلاق دینے کے بعد جب کہ طلاق پوری ہو چکی ہو تو بعد عدت ختم ہونے کے دے سکتا ہے۔
مسئلہ۔ غنی کی بیوی کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں جب کہ نصاب کی مالک نہ ہو

نہی غنی کے باپ کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں جب فقیر ہو۔
مسئلہ۔ غنی مرد کے نابالغ بچے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے اور غنی کی بالغ اولاد کو دے سکتے ہیں جب کہ یہ فقیر ہوں۔

مسئلہ۔ جو شخص حاجتِ اصل کے علاوہ نصاب کا مالک ہو اس کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں یعنی حاجتِ اصل کے سامان کے علاوہ اتنا مال ہو کہ اس کی قیمت دوسو درہم ہو جائے خود اس مال پر زکوٰۃ واجب نہ ہو مثلاً چھ ٹونہ سونا جب دوسو درہم کی قیمت کا ہو تو جس کے پاس ہے یا ہے اگرچہ اس پر زکوٰۃ واجب نہیں کہ سونے کی نصاب ساڑھے سات ٹونے ہے مگر اس شخص کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ یا مثلاً جس کے پاس ہیں گائے میں کی قیمت دوسو درہم ہے تو اس کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ اگرچہ بیس گایوں پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

مسئلہ۔ مکان۔ مسکن خانہ واری۔ پینٹنے کے کپڑے۔ خادم۔ سواری کا بانوہ۔ ہتھیار۔ اہل علم کے لئے کتابیں جو اس کے کام میں ہوں یہ سب حاجت

اصلیہ میں سے ہیں۔

مسئلہ۔ صیغہ درست کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ اگرچہ کمانے پر ہی نہ رکھتا ہو۔ مگر سوال کرنا اسے جائز نہیں۔

مسئلہ۔ موقوفہ ہوا وغیرہ جو اجلاس کے پاس ہوں اور تجارت کے لئے نہ ہوں تو ان کی زکوٰۃ واجب نہیں مگر جب نصاب کی قیمت کے ہوں تو زکوٰۃ دے نہیں سکتا۔

مسئلہ۔ یعنی ہاشم کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ یعنی ہاشم سے یہاں مراد حضرت علی و حضرت جعفر و عقیل و حضرت عباس و عمارت انہی مطلب کی اولاد ہیں۔

مسئلہ۔ مال ہاشمی بلکہ تباری ہوا اور باپ ہاشمی نہ ہو تو ہاشمی نہیں اس لئے کہ ہاشمی سب باپ سے ہے۔ لہذا اپنے شخص کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں جب کہ ہاشمی کوئی اور نہ ہو۔

مسئلہ۔ صدقہ فطر اور وقعت کی آمدنی میں ہاشم کو دے سکتے ہیں۔
مسئلہ۔ جن لوگوں کی نسبت یہاں کیا گیا کہ انہیں زکوٰۃ دے سکتے ہیں ان سب کا فقیر ہونا شرط ہے سوا عدال کے کہ اس کے لئے فقیر ہونا شرط نہیں اور ان اہل بیت اگر غنی ہو حالت سفر میں جب کہ مال نہ ہو تو وہ بھی فقیر کے حکم میں ہے باقی کسی کو جو فقیر نہ ہو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔

مسئلہ۔ جس نے تحریک کی یعنی سو مال و درہم یا بات جب کہ اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اور زکوٰۃ دے دی بعض میں مسلم ہو یا کافر وہ صرف زکوٰۃ ہے یا کچھ حال نہ کھلا تو ادا ہو گا۔

مسئلہ۔ اگر بے سوچے سمجھے دے دی یعنی یہ خیال ہی نہ آیا کہ اسے دے

سکتے ہیں یا نہیں۔ اور بعد میں معلوم ہو کہ اگر ایسا نہیں دے سکتے تھے۔ تو ادا نہ ہوتی ورنہ ہو گئی۔

مسئلہ۔ زکوٰۃ و فیر صدقات میں غفلت ہے کہ پہلے اپنے بھائیوں یا بھائیوں کو دے۔ پھر ان کی اولاد کو پھر چچا اور پھر بھیل کو پھر لڑکی اولاد کو پھر ماں کو پھر خال کو پھر ان کی اولاد کو پھر اپنے گاؤں یا شہر کے رہنے والوں کو۔ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے صدقے کو قبول نہیں فرماتا جس کے رشتہ دار اس کے ملوک کے لئے کے محتاج ہوں اور غیروں کو دے۔

مسئلہ۔ بڑے بزرگ کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ اور اسی طرح ان مرتبین کو بھی دینے سے ادا نہ ہوگا جو زبان سے تو اسلام کا دعویٰ کرے لیکن عملاً اور رسول کی شان گھٹانے یا کسی اور دینی امر کا انکار کرتے ہیں۔

مسئلہ جس کے پاس آج کے کھانے کو ہے یا نہ درست ہے کہ کھائے یا نہ کھائے اسے کھانے کیلئے سوال کرنا نہیں۔ اور بے مانگہ گوئی خود دے دے تو بڑا برا ہے۔ اور کھانے کو اس کے پاس ہے مگر کچلا نہیں تو ٹیبلے کے لئے سوال کرنا کھانا ہے۔ یعنی اگر پہلو یا طالب علم دین میں مل گیا ہے تو اگرچہ نہ درست اور کھانے کے لائق ہو اسے سوال کرنا اجازت ہے۔

مسئلہ۔ بھیک مانگنا بہت ذلت کی بات ہے۔ بغیر ضرورت سوال نہ کرے حدیثوں سے ثابت ہے کہ بے ضرورت سوال کرنا حرام ہے کہ سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو سوال سے بچنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے بچائے گا۔ اور جو غنی بنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دے گا۔ اور جو صبر کرنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر دے گا۔ اور فرمایا جو بندہ سوال کا دروازہ کھولے گا اللہ تعالیٰ اس پر غنائی کا دروازہ کھولے گا۔ اور فرمایا جو سوال کرے اور اس کے

پاس آتا ہے کہ جاسے بے پرواہی سے خود آگ کی نہایت چاہتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا وہ کتنے ہے جس کے ہوتے سوال جائز نہیں۔ فرمایا صبح و شام کا کھانا۔

(ابوداؤد و ابن حبان و ابی حنظلہ)

صدقہ فطر کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کا بیان فرمایا بندہ کا روزہ آسمان و زمین کے بیچ میں نکالنا رہتا ہے جب تک صدقہ فطر ادا نہ کرے۔ **مسئلہ۔** صدقہ فطر بیک عمر بچہ اس کا وقت ہے یعنی اگر ادا کیا ہو تو ایسا ادا کر دے۔ ادا نہ کرنے سے ساقط نہ ہوگا نہ اب ادا کرنا قضا ہے بلکہ ابراہا ادا ہے۔ اگر یہ سنت عبد کی نماز سے پہلے ادا کرنا ہے۔

مسئلہ۔ جب کے دن صبح صادق شروع ہو تو یہی صدقہ فطر واجب ہو جاتا ہے۔ لہذا جو شخص صبح صادق سے پہلے مر گیا یا فقیر ہو گیا تو اس پر صدقہ فطر واجب نہیں ہوتا۔

مسئلہ۔ صبح صادق شروع ہونے کے بعد جو بچہ پیدا ہوا یا جو کافر مسلمان ہوا یا جو فقیر غنی ہوا اس پر صدقہ فطر واجب نہ ہوتا۔

مسئلہ۔ صبح صادق شروع ہونے سے پہلے کافر مسلمان ہو گیا یا بچہ پیدا ہوا یا جو فقیر غنی ہو گیا تو صدقہ فطر واجب ہے۔

مسئلہ۔ صدقہ فطر مسلمان آزاد مالک نصاب پر دین کی نصاب حاجت اصلہ کے علاوہ ہو یا جو بچہ ہے۔ اس میں عاقل بالغ اور مال ناما ہونے شرط نہیں بلکہ مال پر مال گذرنا بھی شرط نہیں۔

مسئلہ۔ مرد مالک نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنے چھوٹے چچے کی طرف

گرام ہوتا ہے۔ اور آدھا صاع کا وزن دو کلو اور تقریباً سینتالیس گرام ہوتا ہے۔

مسئلہ۔ صدقہ فطر کے معائنہ دکن ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں کنہین کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں انہیں فطر بھی دے سکتے ہیں سوا عامل کے کہ اس کے لئے زکوٰۃ ہے فطر نہیں۔

ختم شد

تین کیسٹوں پر مشتمل کنز الایمان

ترجمہ قرآن مجید

حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز

- مکی مرقفہ امویہ کی مکتبہ دارالکتاب دارالعلوم دیوبند کی طرف سے شائع
- مکتبہ دارالعلوم دیوبند کی طرف سے شائع

● تین کیسٹوں پر مشتمل مکی مرقفہ امویہ کی طرف سے شائع

● تین کیسٹوں پر مشتمل مکی مرقفہ امویہ کی طرف سے شائع

● تین کیسٹوں پر مشتمل مکی مرقفہ امویہ کی طرف سے شائع

● تین کیسٹوں پر مشتمل مکی مرقفہ امویہ کی طرف سے شائع

● تین کیسٹوں پر مشتمل مکی مرقفہ امویہ کی طرف سے شائع

صدقہ فطر واجب ہے۔ جب کہ بچہ خود کا مالک نہ ہو اور اگر بچہ نصاب کا مالک ہو تو اس کا صدقہ فطر اس کے مال سے دیا جائے۔ اور محنتوں کو لاوار گھر یا بیخ جو جب کہ کنہین نہ ہو تو اس کا صدقہ فطر اس کے باپ پر واجب ہے۔ اور کنہین کو تو خود اس کے مال سے دیا جائے۔

مسئلہ۔ صدقہ فطر واجب ہونے کے لئے روزہ رکھنا شرط نہیں اگر کسی عذر، سفر، مرض، بڑھاپے کی وجہ سے یا ساقا اللہ بلا عذر روزہ نہ رکھا ہو بھی واجب ہے۔ مسئلہ۔ باپ سے صدقہ فطر واجب کی جگہ بے معنی ہے فقہ و تقیم پر ہے۔ فقہ کی طرف سے اس پر صدقہ فطر واجب ہے۔ مسئلہ۔ اگر کسی اور عامل یا بیخ کو لاوار کا صدقہ فطر اس کے ذمہ نہیں۔ اگرچہ پانچ ہوں۔ اگرچہ ان کا نقد اس کے ذمہ ہو۔

صدقہ فطر کی مقدار یہ ہے کہ گیہوں یا اس کا آٹا یا ستوا دھوا صاع۔ کجور یا منقہ یا جوا اس کا آٹا یا ستوا ایک صاع۔

مسئلہ۔ گیہوں اور خود دینے سے ان کا آٹا دینا افضل ہے۔ اور اس سے افضل یہ ہے کہ قیمت دے۔ یا جو کی یا کجور کی مگر اگر ان سے ان میں سے کسی کو دینا قیمت دینے سے افضل ہے۔ اور اگر شہر یا دیہات کی قیمت دینا چاہے کہ قیمت سے جو کی دے وہ دہار کرے۔

صاع کا وزن

اصلی درجہ کی تحقیق اور امتیاط یہ ہے کہ صاع کا وزن چاندی کے پستے روپے سے عین سو کلیا وزن روپے بھر۔ اور آدھا صاع کا وزن ایک سو پچھتر روپے اٹھ سو بھر اور پے (تاکوا رضویہ) اور نئے وزن سے ایک صاع کا وزن چار کلو اور تقریباً تین چار کو

فروع البشیرت کے لئے امام اہلسنت کا دس نکاتی پروگرام

پیغام اعلیٰ حضرت

امام اہلسنت، مجدد دین و ملت الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ
 پیارے بھائیو اہم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو
 بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں تمہیں فتنے میں
 ڈال دیں تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو بوندی
 ہوئے، رافضی ہوئے، نچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکرالوی ہوئے، غرض کتنے ہی
 فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر
 لے لیا یہ سب بھیڑیے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا
 ایمان بچاؤ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم، رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں حضور سے
 صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے صحابہ کرام روشن
 ہوئے، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم سے کہتے
 ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم سے روشن ہووے نور ہے کہ
 اللہ و رسول کی سچی محبت ان کی تنظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی نگرانی اور
 ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ
 پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو ہار کا و رسالت میں
 ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظّم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے
 دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پیٹک دو۔

(وصایا شریف ص ۱۳ از مولانا حسین رضا)



جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان کی سرگرمیاں

ہفت واری اجتماع :-

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان کے زیر اہتمام ہر پیر کو بعد نماز عشاء تقریباً دو بجے رات کو نور مسجد کافذی بازار کراچی میں ایک اجتماع منعقد ہوتا ہے جس سے مقتدر و مختلف علمائے اہلسنت مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

مفت سلسلہ اشاعت :-

جمعیت کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مقتدر علمائے اہلسنت کی کتابیں مفت شائع کر کے تعلیم کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں۔ خواہ مخواہ مسند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔



مدارس حفظ و تفسیر کے تحت رات کو حفظ و تفسیر کے سلسلے لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ و تفسیر کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

درس نظامی :-

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان کے تحت رات کے اوقات میں درس نظامی کی کلاسز بھی لگائی جاتی ہیں جس میں ابتدائی پانچ درجوں کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

کتب و کیسٹ لائبریری :-

جمعیت کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علمائے اہلسنت کی کتابیں مطبوعہ کے لیے اور کیسٹیں سماعت کے لیے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ خواہ مخواہ مسند حضرات رابطہ فرمائیں۔